بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۱۱ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۱۱ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۰۶

سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ہی دُنیا کی آزادی اور نجات وابستہ ہے

آپؐ کے اعلیٰ وارفع مقام اور آپؐ کی فضیلت کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۹ ہجرت۔ کل مورخہ ۸ ہجرت کو یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر اہالیانِ ربوہ کے ایک عظیم الشان جلسہ میں بزرگانِ سلسلہ اور علمائے جماعت احمدیہ نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور دلی نذرانۂ عقیدت و محبت پیش کیا اور اپنی تقاریر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور آپؐ کے اعلیٰ وارفع مقام کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ آپؐ فی الحقیقت رحمۃ للعالمین ہیں جن کی رحمت و شفقت کا دامن دوست دشمن سب کے لئے کھلا ہے۔ آپ اس مقام پر فائز ہیں کہ جس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں آپ زندہ نبی ہیں کیونکہ آپ کی برکات و تاثیرات تاقیامت جاری و ساری ہیں۔ اور آپ کی غلامی سے ہی دنیا کی آزادی اور نجات وابستہ ہے

یہ بابرکت جلسہ سیرت النبیؐ کل ساڑھے سات بجے صبح مسجد مبارک میں صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ (مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب) کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے سرانجام دیئے۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد جو کہ حافظ محمد صدیق صاحب نے کی مکرم ناصر احمد شمس صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا بعدہٗ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے اپنی تقریر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت فی الحقیقت رحمۃ للعالمین ہیں آپ عورتوں کے لئے بچوں کے لئے۔ بوڑھوں کے لئے اور جوانوں کے لئے۔ حتیٰ کہ دشمنوں کے لئے بھی سراسر رحمت ہیں اور آپ کا دامن رحمت دنیا کے ہر طبقہ کے لئے تاقیامت کھلا ہے۔

محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے اپنی تقریر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رواداری کو واضح کیا اور بتایا کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رواداری کے تمام تقاضوں کو پورا کیا۔ اور اس طرح ہمارے لئے اس بارے میں بھی عظیم الشان اسوۂ حسنہ پیش کیا۔

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی روشنی میں حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے عدیم النظیر مقام کو واضح کیا اور بتایا کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے بڑے ہی لطیف اور وجد آفرین پیرایہ میں اس زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان و عظمت کو اجاگر کیا اور ثابت کیا کہ آپ ہی خدا تعالےٰ کے وہ نور ہیں جن سے اولین و آخرین نے استفادہ کیا۔ آپ کامل اور زندہ نبی ہیں کیونکہ تمام کمالات انسانی آپ پر ختم ہیں اور آپ کی برکات تاقیامت جاری ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنی تقریر میں بڑے دلکش اور اچھوتے انداز میں حدیث نبوی الدنیا سجن للمومن و جنۃ للکافر کی تشریح فرمائی اور بتایا کہ ہر شعبہ زندگی کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پر حکمت ہدایات ہمیں دیں ان پر عمل کرنے کی پابندی ہی درحقیقت وہ سجن ہے جس میں اپنی زندگی کے دن گذارنا ہر مومن اپنے لئے موجب نجات سمجھتا ہے یہ ہدایات قدم قدم پر ہمیں پابند کرتی ہیں اور ہماری مکمل راہ نمائی کرتی ہیں۔ درحقیقت یہی وہ زندان محمد ہے جس کے ساتھ دُنیا کے ہر طبقہ کی حقیقی آزادی اور نجات وابستہ ہے۔ کاش یہ قید سب کو حاصل ہو تا دنیا حقیقی معنوں میں آزاد ہو جائے۔ اور کاش دنیا اس نام نہاد آزادی سے نجات حاصل کرے جو غلامی سے بدتر ہے اور جس کے نتیجہ میں ہر جگہ فساد اور کشت و خون ظاہر ہو رہا ہے۔

آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنی مختصر صدارتی تقریر میں ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو سیرۃ نبویؐ کی پیروی کرنے کے سلسلے میں جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اپنے ظرف کے مطابق رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اپنے اعمال کے ذریعہ نور محمدی کو پھیلانے کا موجب بن سکیں۔ جلسہ کے دوران وقفہ وقفہ سے مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر اور مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نے اپنا نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا، مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی نعتیہ کلام اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ایک نعت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔

صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ دس بجے صبح یہ بابرکت جلسہ جسکے دوران حاضرین بکثرت درود پڑھتے رہے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۹ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ"

احباب التزام کے ساتھ حضور کی صحت و عافیت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پرسوں شدید سر درد کی شکایت ہو گئی تھی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو صحت کاملہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مورخہ ۷ ہجرت کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب، ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں احمدیت کو اس لئے قائم کیا ہے تاکہ تمام غیر اسلامی رجحانات کا قلع قمع کر کے حقیقی اسلامی تعلیم اور روش کو دنیا میں قائم کیا جائے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ایک نظام میں منسلک رہیں اور خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کرتے ہوئے اسلامی روح کا عملی نمونہ قائم کریں اور اسلام کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کریں یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر ہم غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر کر سکتے ہیں۔

ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کو مورخہ ۹ ہجرت کی صبح کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام فاتح الدین احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پڑپوتا اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

ادارہ الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور انکی بیگم حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور انکے خاندان کو اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر تمام افراد کی خدمت میں دلی طور پر مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے دینی و دنیوی برکات سے متمتع فرما کر والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔

آمین۔

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ ہجرت ہش ۱۳۵۰

اِس زمانہ کا سب سے مقدّم عملِ خیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب بھی اللہ تعالےٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ مامور، زمانہ کے حالات اور فساد و بگاڑ کی نوعیت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اپنے پیروؤں کو اُس مخصوص عملِ خیر سے آگاہی بخشتا ہے جس کا وہ زمانہ متقاضی ہوتا ہے۔ اور جس کی کما حقہٗ بجا آوری پر ہی اُس مامور کے اصل مشن کی تکمیل موقوف ہوتی ہے۔ اس کے سچے اور حقیقی متبعین کا یہ اولین فرض ہوتا ہے کہ وہ اس سب سے مقدم عملِ خیر کی بجا آوری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اور اس تعہد دلی بشاشت اور جذبہ و جوش کے ساتھ اس عمل خیر کو بجا لائیں کہ ان کا دل موہ لینے والا یہ نیک نمونہ دوسروں کی کایا پلٹنے پر منتج ہوئے بغیر نہ رہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اس آخری زمانہ میں اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کی حیثیت سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے۔ ابتداء میں جن سعید الفطرت انسانوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور جو آپ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہو کر آپ کے انصار میں شمولیت کے شرف سے مشرف ہوئے آپ نے ان پر اپنی بعثت کی غرض واضح کرنے کے ساتھ ساتھ بڑی شرح و بسط کے ساتھ انہیں اُس مخصوص عمل خیر سے آگاہی بخشی جس کا زمانہ متقاضی تھا۔ یوں تو وہ عملِ خیر بہت سی تفاصیل پر مشتمل ہے تاہم آپ نے خلاصہ کے طور پر اسے چند جملوں میں بھی بیان فرمایا ہے۔ وہ جملے انتہائی مختصر ہونے کے باوجود پوری جامعیت کے آئینہ دار ہیں۔ چنانچہ آپ نے ایک موقع پر اپنے قدسی صفات اصحاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنے"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۱۶۹)

کہنے کو تو یہ دو مختصر سے جملے ہیں لیکن معانی و مطالب کا ایک جہان اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ ان معانی و مطالب کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے اُن اوصاف کا اور آپ کے اُس عملی نمونہ کا گہری نظر سے مطالعہ کریں جن کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے انہیں خلیل اللہ کے لقب سے سرفراز فرمایا جیسا کہ اس نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا (النساء ۱۲۵)

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مخصوص اوصاف اور آپ کے عملی نمونہ کا بہت تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ سب سے اوّل تو شرک سے بیزاری، دلی بصیرت پر مبنی ایمان باللہ و توحید باری اور اپنی قوم میں توحید کے قیام کے لئے آپ کی انتھک مساعی کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ سورۃ النساء، سورۃ مریم۔ سورۃ الانبیاء۔ سورۃ الشعراء۔ سورۃ العنکبوت۔ سورۃ الصّٰفّٰت، سورۃ الزخرف اور سورۃ الممتحنہ میں اللہ تعالےٰ نے ان تمام امور کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کے جس وصف کا بطور خاص ذکر کیا ہے وہ آپ کا کمال درجہ راست باز ہونا ہے (سورۃ مریم آیت ۴۲) مزید براں اللہ تعالےٰ نے آپ کے بعض اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ آپ نرم دل بُردبار، دردمند دل والے اور منیب۔ یعنی خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے (التوبہ آیت ۱۱۴ و ہود آیت ۷۶)

ایک بہت بڑا وصف آپ کا یہ بیان ہُوا ہے کہ آپ حنیف یعنی خدا تعالےٰ کی طرف جھکے رہنے والے اور مسلم یعنی اللہ تعالےٰ کے کامل فرمانبردار تھے (سورۃ آل عمران آیت ۶۸) اللہ تعالےٰ نے آپ کے اس وصف کا قرآن مجید میں بار بار ذکر فرمایا ہے اور مسلمانوں کو بھی آپ کے طریق عمل کی پیروی کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۶ آل عمران آیت ۹۶ و النساء آیت ۱۲۶ الانعام آیات ۸۰ و ۱۶۲، سورۃ النحل آیات ۱۲۱ و ۱۲۴ میں آپ کے اس وصف کا بار بار ذکر آتا ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ یہ وصف آپ میں درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے سورۃ النحل کی آیت ۱۲۲ میں آپ کے جذبہ شکر گزاری کا بھی خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ پھر قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اولاد کی تربیت کرنے میں بھی خاص تعہد سے کام لیا۔ چنانچہ اپنی اولاد کو بھی جادۂ حق پر گامزن کرنے انہیں ہمیشہ اسی راہ پر گامزن رہنے کی وصیت کرنے اور ان کے حق میں دعائیں کرنے کا بھی قرآن مجید میں خاصی تفصیل سے ذکر آتا ہے اور پھر اس امر کا بھی اللہ تعالےٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ اس تربیت کے نتیجہ میں آپ کی اولاد اور نسل پر کیسے کیسے عظیم الشان انعامات نازل ہوئے

پھر ایک اور بہت بڑا وصف حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا جس کا خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں بطورِ خاص ذکر فرمایا ہے یہ تھا کہ آپ میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کا مادہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا (سورۃ النجم آیت ۳۸) اور وفاداری کے اسی جذبہ کے ماتحت آپ ہر امتحان اور آزمائش میں پورے اترتے چلے گئے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۵) ان میں سے سب سے بڑا سب سے اہم اور سب سے زیادہ مثمر بثمرات ثابت ہونے والا امتحان وہ تھا جو آپ ایک خواب کی بناء پر خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے پر فوراً آمادہ ہو گئے اور پھر اس خواب کی اصل تعبیر کے انکشاف پر خدا تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے اس لختِ جگر اور اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ کی وادیٔ غیر ذی زرع میں تنہا چھوڑ آئے تاکہ وہاں بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر عمل میں آئے اور بالآخر وہ سرزمین انوارِ سماوی سے جگمگا اُٹھے اور وہاں سے توحید کا وہ چشمہ پھوٹے جو قیامت تک کبھی خشک نہ ہو۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے آپ کے اس امتحان اور اس میں آپ کی کامیابی کا بڑی تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔

الغرض دلی بصیرت کے رنگ میں توحید خالص پر ایمان اور دنیا میں اس کے قیام کے لئے غیرت کا جذبہ اور انتھک مساعی نیز کمال درجہ کی راست بازی، بردباری، حلیمی، رجوع الی اللہ، کامل فرمانبرداری، پوری دردمندی اور جاں سوزی کے ساتھ اولاد کی تربیت، بڑے سے بڑے امتحان میں پورا اترنے کا عزم اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کا جذبہ ——— یہ وہ اوصاف ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا طرۂ امتیاز تھے۔ اور انہی اوصاف سے متصف ہو کر اپنے آپ کو ابراہیم بنانے کی کوشش کرنا آج ہم میں سے ہر ایک کی ایسی ذمہ داری ہے جس کی کما حقہٗ ادائیگی پر ہمارے ذریعہ اسلام کا دنیا میں غالب آنا موقوف ہے اور یہی اس زمانہ کا وہ سب سے مقدم عمل خیر ہے جس کی بجا آوری اس زمانہ کے ابراہیم ثانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر فرض قرار دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ سب سے مقدم فرض پورے تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

صفِ اوّل کے مخلصین آگے بڑھیں،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"وہ خدا جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کیلئے کہتا ہے وہ ہمیں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے...... خدا نے میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے اور فرمایا ہے کہ تو میرے لئے اور میری عظمت کے قیام کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ وہ کرے گی"

صفِ اوّل کی مطلوبہ تعداد میں ابھی کچھ گنجائش موجود ہے۔ ایسے مخلصین جماعت جنہیں اللہ تعالےٰ نے مالی لحاظ سے فراخی بخشی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ آگے بڑھیں اور صفِ اول کی مطلوبہ تعداد کو جلد پورا کر کے حضور کی خاص دعاؤں سے حصہ لیں۔

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ ایام

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۹۲۴ء میں اخبار الفضل بڑے سائز پر اور ہفتہ میں دو بار شائع ہونا شروع ہوا تو ایڈیٹر الفضل کی درخواست پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بصیرت افروز مضمون تحریر فرمایا۔ اس مضمون میں حضور رضی اللہ عنہ نے ان حالات پر روشنی ڈالی جن میں یہ اخبار شائع ہونا شروع ہوا آپ نے بتایا کہ وہ کون کون سی مشکلات تھیں جن کا مقابلہ کرنا پڑا، اور وہ کونسی مجسم ایثار اور مبارک ہستیاں تھیں جنہوں نے اس کی خاطر مالی قربانیاں پیش کیں۔ اور اپنے قیمتی وقت اور قلم کو اس کے لئے وقف فرمایا۔ یہ ان بزرگوں کی قربانیوں اور محنت شاقہ کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ اخبار اب تک کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور اس وقت جماعت کا واحد آرگن ہے۔ اپنی اٹھاون سالہ زندگی میں اس اخبار نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو اشاعتی خدمات سرانجام دی ہیں اپنے اور بیگانے اُن کے معترف ہیں۔

اس مبارک تحریر کو دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے تا دوست الفضل کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور اس کی مالی اور قلمی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ ایسے گراں مایہ اخبار کو جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی ایک عظیم یادگار ہے قائم رکھنے اور ترقی دینے کے لئے جس قدر بھی کوشش کی جائے کم ہے۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کارکنان اخبار کو بھی اس بات کی ہمت بخشے کہ الفضل کو صحیح معنوں میں الفضل بنا سکیں اور ان خدمات کو بجا لا سکیں جو اس اخبار کو جاری کرنے وقت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مدنظر تھیں۔

ادارہ

۱۹۱۳ء میں میری زندگی کا ایک نیا دَور شروع ہوا جس طرح ۱۸۸۹ء ۱۸۹۸ء ۱۹۰۰ء ۱۹۰۶ء ۱۹۰۸ء اور بعد میں ۱۹۱۴ء میں میری زندگی کے نئے دور شروع ہوئے۔

۱۸۸۹ء میں میں پیدا ہوا۔ ۱۸۹۸ء میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ گو بوجہ احمدیت کی پیدائش کے میں پیدائش سے ہی احمدی تھا۔ مگر یہ بیعت گویا میرے احساس قلبی کے دریا کے اندر حرکت پیدا ہونے کی علامت تھی۔

۱۹۰۰ء میرے قلب کو اسلامی احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا ہے اس وقت میں گیارہ سال کا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جُبّہ لایا تھا۔ میں نے آپ سے وہ جُبّہ لے لیا تھا۔ کسی اور خیال سے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے۔ میں اُسے پہن نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے۔ جب میں گیارہ سال کا ہوا۔ اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں۔ اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے۔ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچہ کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی۔ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہوگیا۔ میں اپنے جاموں میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا۔ آج میں پینتیس ۳۵ سال کا ہوں مگر آج بھی میں اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں۔ خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو۔ ہاں اس وقت میں بچہ تھا۔ اب مجھے زیادہ تجربہ ہے۔ اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو۔

بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ میں لکھ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک جُبّہ مَیں نے مانگ لیا تھا جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ جن کا میں نے اُوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحٰی کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا۔ اور وہ جُبّہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے مقدس ہونے کا تھا۔ پہن لیا۔

تب مَیں نے اس کوٹھڑی کا جس میں مَیں رہتا تھا۔ دروازہ بند کر لیا۔ اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کی اور مَیں اس میں خوب رویا۔ خوب رویا۔ خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا۔ اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی۔ گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے زمانہ کے ابھی باقی تھے۔ کاش! یہ عزم مجھ میں اب بھی ہوتا۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔

مجھے نہیں معلوم میں کیوں رویا۔ فلسفی کہے گا۔ اعصابی کمزوری کا نتیجہ تھا۔ مذہبی کہے گا تقویٰ کا جذبہ تھا۔ مگر میں جس سے یہ واقعہ گذرا کہتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں۔ میں کیوں رویا۔ ہاں یہ یاد ہے کہ اس وقت میں اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ پھر کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا۔ وہ رونا کیسا بابرکت ہوا۔ وہ افسردگی کیسی راحت بن گئی۔

جب اس کا خیال کرتا ہوں۔ تو سمجھتا ہوں کہ وہ آنسو ہسٹیریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے پھر وہ کیا تھے۔ میرا خیال ہے۔ وہ شمسِ روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھے۔ وہ مسیح موعودؑ کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھے۔ اگر یہ نہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ پھر وہ کیا تھے۔

اس کے بعد ۱۹۰۶ء آیا۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بیمار ہوئے۔ میری عمر سترہ سال کی تھی۔ اور ابھی کھیل کود کا زمانہ تھا۔ مولوی صاحب بیمار تھے اور ہم سارا دن کھیل کود میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دفعہ یخنی لیکر میں مولوی صاحب کے لئے گیا تھا۔ اس کے سوا یاد نہیں کہ کبھی پوچھنے بھی گیا ہوں۔ اس زمانہ کے خیالات کے مطابق یقین کرتا تھا کہ مولوی صاحب فوت ہی نہیں ہو سکتے۔ وہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد فوت ہوں گے۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی طبیعت تیز تھی۔ ایک دو سبق ان کے پاس الف لیلہ کے پڑھے پھر چھوڑ دیئے۔ اس سے زیادہ ان سے تعلق نہ تھا۔

ہاں ان دنوں میں یہ بحثیں خوب ہوا کرتی تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دایاں فرشتہ کونسا ہے اور بایاں کونسا ہے بعض کہتے مولوی عبدالکریم صاحبؓ دائیں ہیں بعض حضرت استاذی المکرم خلیفہ اولؓ کی نسبت کہتے کہ وہ دائیں فرشتے ہیں۔ علموں اور کاموں کا موازنہ کرنے کی اس وقت طاقت ہی نہ تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس محبت کی وجہ سے جو حضرت خلیفہ اول مجھ سے کیا کرتے تھے۔ میں نوراتیوں میں سے تھا۔ ہم نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی دریافت کیا اور آپ نے ہمارے خیال کی تصدیق کی۔

غرض مولوی عبدالکریم صاحب سے کوئی زیادہ تعلق مجھے نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ میں ان کے پُر زور خطبوں کا مداح تھا۔ اور ان کی محبت مسیح موعود علیہ السلام کا مقصد تھا۔ مگر جونہی آپ کی وفات کی خبر میں نے سُنی میری حالت میں ایک تغیر پیدا ہوا۔ وہ آواز ایک بجلی تھی۔ جو میرے جسم کے اندر سے گذر گئی۔ جس وقت میں نے آپ کی وفات کی خبر سُنی مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔ دوڑ کر اپنے کمرے میں گھس گیا۔ اور دروازے بند کر لئے۔ پھر ایک بیجان لاش کی طرح چارپائی پر گر گیا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ وہ آنسو نہ تھے ایک دریا تھا۔ دُنیا کی بے ثباتی۔ مولوی صاحب کی محبتِ مسیح اور خدمتِ مسیح کے نظارے آنکھوں کے سامنے پھرتے تھے۔ دل میں بار بار خیال آتا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے کاموں میں یہ بہت سا ہاتھ بٹاتے تھے۔ اب آپ کو بہت تکلیف ہوگی۔ اور پھر خیالات پر ایک پردہ پڑ جاتا تھا۔ اور میری آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک دریا بہنے لگتا تھا۔ اُس دن میں نہ کھانا کھا سکا۔ نہ میرے آنسو تھمے۔ حتیٰ کہ میری لاابالی طبیعت کو دیکھتے ہوئے میری اس حالت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی تعجب ہوا۔ اور آپ نے حیرت سے فرمایا۔ محمود کو کیا ہوگیا ہے۔ اس کو تو مولوی صاحب سے کوئی ایسا تعلق نہ تھا۔ یہ تو بیمار ہو جائے گا۔

خیر مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات نے میری زندگی کے ایک نئے دَور کو شروع کیا۔ اُس دن سے میری طبیعت میں دین کے کاموں میں اور سلسلہ کی ضروریات میں دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اور وہ بیج بڑھتا ہی چلا گیا۔ سچ یہی ہے کہ کوئی دُنیاوی سبب حضرت استاذی المکرم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے زیادہ میری زندگی میں تغیر پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی وفات پر مجھے یوں معلوم ہوا کہ گویا ان کی رُوح مجھ پر آپڑی۔

۱۹۰۸ء کا ذکر میرے لئے تکلیف دہ ہے وہ میرا کیا سب احمدیوں کی زندگی میں ایک نیا دَور شروع کرنے کا موجب ہوا۔ اس سال وہ ہستی جو ہمارے بے جان جسموں کے لئے بمنزلہ رُوح کے تھی اور ہماری بے نور آنکھوں کے لئے بمنزلہ بینائی کے تھی۔ اور ہمارے تاریک دلوں میں بمنزلہ روشنی کے تھی۔ ہم سے جُدا ہوگئی۔ یہ جدائی نہ تھی۔ ایک قیامت تھی۔ پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور آسمان اپنی جگہ سے ہل گیا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ اس وقت نہ روٹی کا خیال تھا۔ نہ کپڑے کا۔ صرف ایک خیال تھا کہ اگر ساری دنیا بھی مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑ دے تو میں نہیں چھوڑوں گا۔ اور پھر اس سلسلہ کو دنیا میں قائم کرونگا۔ میں نہیں جانتا۔ میں نے کس حد تک اس عہد کو نباہا ہے مگر میری نیت ہمیشہ یہی رہی ہے کہ اس عہد کے مطابق میرے کام ہوں۔

اس کے بعد ۱۹۱۳ء آیا۔ مسیح موعود علیہ السلام سے بُعد اور نورِ نبوت سے علیحدگی نے جو بعض لوگوں کے دلوں پر زنگ لگا دیا تھا۔ اس نے اپنا اثر دکھانا شروع کیا۔ اور بظاہر یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ سلسلہ پاش پاش ہو جائے گا۔ نہایت تاریک منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔ مستقبل

نہایت خوفناک نظر آتا تھا۔ بہتوں کے دل بیٹھے جاتے تھے کئی ہمتیں ہار چکے تھے۔ ایک طرف وہ لوگ تھے جو سلسلہ کے کاموں کے سیاہ و سفید کے مالک تھے۔ دوسری طرف وہ لوگ تھے جو کسی شمار میں ہی نہ سمجھے جاتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جو عہد میں نے کیا تھا وہ بار بار مجھے اندر ہی اندر ہمت بلند کرنے کے لئے اُکساتا تھا۔ مگر میں بے بس اور مجبور تھا۔ میری کوششیں محدود تھیں۔ میں ایک پتے کی طرح تھا جسے سمندر میں موجیں اِدھر سے اُدھر لئے پھریں۔

"بدر" اپنی مصلحتوں کی وجہ سے ہمارے لئے بند تھا۔ "الحکم" اول تو ٹمٹماتے چراغ کی طرح کبھی کبھی نکلتا تھا۔ اور جب نکلتا بھی تھا تو اپنے جلال کی وجہ سے لوگوں کی طبیعتوں پر جو اس وقت بہت نازک ہو چکی تھیں بہت گراں گزرتا تھا۔ "ریویو" ایک بالا ہستی تھی۔ جس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں بے مال و زر تھا۔ جان حاضر تھی۔ مگر جو چیز میرے پاس نہ تھی۔ وہ کہاں سے لاتا۔ اس وقت سلسلہ کو ایک اخبار کی ضرورت تھی جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ ان کی سُستی کو جھاڑے ان کی محبت کو اُبھارے۔ ان کی ہمتوں کو بلند کرے۔ اور یہ اخبار ثریا کے پاس ایک بلند مقام پر بیٹھا تھا۔ اس کی خواہش میرے لئے ایسی ہی تھی جیسے ثریا کی خواہش۔ نہ وہ ممکن تھی نہ یہ۔ آخر دل کی بیتابی رنگ لائی۔ اُمید بر آنے کی صورت ہوئی اور کامیابی کے سورج کی سُرخی اُفق مشرق سے دکھائی دینے لگی۔

خدا تعالیٰ نے میری بیوی کے دل میں اسی طرح تحریک کی۔ جس طرح خدیجہؓ کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تحریک کی تھی۔ انہوں نے اس امر کو جانتے ہوئے کہ اخبار میں روپیہ لگانا ایسا ہی ہے جیسے کنوئیں میں پھینک دینا۔ اور خصوصاً اس اخبار میں جس کا جاری کرنے والا محمود ہو۔ جو اس زمانہ میں شاید سب سے بڑا مذموم تھا اپنے دو زیور مجھے دیدیئے کہ میں ان کو فروخت کر کے اخبار جاری کر دوں۔ ان میں سے ایک تو ان کے اپنے کڑے تھے۔ اور دوسرے ان کے بچپن کے کڑے تھے جو انہوں نے اپنی اور میری لڑکی عزیزہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ میں زیورات کو لیکر اسی وقت لاہور گیا۔ اور پونے پانچ سو کو وہ دونوں کڑے فروخت ہوئے۔ یہ ابتدائی سرمایہ "الفضل" کا تھا۔ الفضل اپنے ساتھ میری بے بسی کی حالت اور میری بیوی کی قربانی کو تازہ رکھے گا۔ اور میرے لئے تو اس کا ہر ایک پرچہ گوناگوں کیفیات کا پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔ بار بار وہ مجھے جماعت کی وہ حالت یاد دلاتا ہے جس کے لئے اخبار کی ضرورت تھی۔ بارہا وہ مجھے اپنی بیوی کی وہ قربانی یاد دلاتا ہے۔ جس کا مستحق نہ میں اپنے پہلے سلوک کے سبب سے تھا۔ نہ بعد کے سلوک نے مجھے اس کا مستحق ثابت کیا ہے۔ وہ بیوی جن کو میں نے اس وقت تک ایک سونے کی انگوٹھی بھی شاید بنا کر نہ دی تھی۔ اور جن کو بعد میں اس وقت تک میں نے صرف ایک انگوٹھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنوا کر دی ہے۔ ان کی یہ قربانی میرے دل پر نقش ہے اگر ان کی اور قربانیاں اور ہمدردیاں اور اپنی سختیاں اور تیزیاں میں نظر انداز بھی کر دوں تو ان کا یہ سلوک مجھے شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہے اس حُسنِ سلوک نے نہ صرف مجھے ہاتھ دیئے۔ جن سے میں دین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا۔ اور میرے لئے زندگی کا ایک نیا ورق اُلٹ دیا۔ بلکہ ساری جماعت کی زندگی کے لئے بھی ایک بہت بڑا سبب پیدا کر دیا۔ کیا ہی سچی بات ہے کہ عورت ایک خاموش کارکن ہوتی ہے۔ اس کی مثال اس گلاب کے پھول کی سی ہے جس سے عطر تیار کیا جاتا ہے۔ لوگ اس دکان کو تو یاد رکھتے ہیں۔ جہاں سے عطر خریدتے ہیں۔ مگر اس گلاب کا کسی کو خیال بھی نہیں آتا۔ جس نے مر کر ان کی خوشی کا سامان پیدا کیا۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ سامان پیدا نہ کرتا تو میں کیا کرتا۔ اور میرے لئے خدمت کا کونسا دروازہ کھولا جاتا۔ اور جماعت میں روز مرہ بڑھنے والا فتنہ کس طرح دُور کیا جا سکتا۔

دوسری تحریک اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین کے دل میں پیدا کی۔ اور آپ نے اپنی ایک زمین جو قریباً ایک ہزار روپیہ میں بکی الفضل کے لئے دیدی۔ مائیں دنیا میں خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ مگر ہماری والدہ کو ایک خصوصیت ہے۔ اور وہ یہ کہ احسان صرف ان کے حصہ میں آیا ہے اور احسان مندی صرف ہمارے حصہ میں آئی ہے۔ دوسری ماؤں کے بچے بڑے ہو کر ان کی خدمت کرتے ہیں۔ مگر ہمیں یا تو اس کی توفیق ہی نہیں ملی۔ کہ ان کی خدمت کر سکیں یا شکر گذار دل ہی نہیں ملے۔ جو ان کا شکریہ ادا کر سکیں۔ بہر حال جو کچھ بھی ہو اب تک احسان کرنا انہیں کے حصہ میں ہے۔ اور حسرت و ندامت ہمارے حصے میں۔ وہ اب بھی ہمارے لئے تکلیف اٹھاتی ہیں۔ اور ہم اب بھی کئی طرح ان پر بار ہیں۔ دنیا میں لوگ یا مال سے اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں یا جسم سے خدمت کرتے ہیں۔ کم سے کم میرے پاس دونوں نہیں۔ مال نہیں کہ خدمت کر سکوں۔ یا شاید احساس نہیں کہ سچی قربانی کر سکوں جسم ہے مگر کیا جسم؟ صبح سے شام تک جس کو ایک نہ ختم ہونے والے کام میں مشغول رہنا پڑتا ہے۔ بلکہ راتوں کو بھی پس بار منت کے اٹھانے کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔ میں جب سوچتا ہوں۔ حسرت و ندامت کے آنسو بہاتا ہوں کہ خدایا میرے جیسا نکما وجود بھی دنیا میں کوئی ہوگا۔ جس نے خود تو کبھی کسی پر احسان نہیں کیا۔ مگر چاروں طرف سے لوگوں کے احسانات کے نیچے دبا ہوا ہے۔ کیا میں صرف احسانوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے ہی دنیا میں پیدا ہوا تھا۔

باپ ملا تو وہ کہ اس پر احسان کرنے کا بیان تو کجا احسان کا بدلہ دینے کی امید بھی علامت جنون ہے۔ والدہ ملیں تو وہ کہ پیدائش سے اس وقت تک ان کی طرف سے احسان ہی احسان ہیں۔ اور یہاں کسی بدلے کا خیال بھی ایک نہ پوری ہونے والی امیدوں کا سلسلہ۔ بیوی اللہ تعالیٰ نے وہ دی۔ کہ اس نے ہر تکلیف میں محبت اور دلجوئی سے کام لیا۔ اور بغیر اس کے کہ میں نے اُسے آرام دیا ہو۔ میرے لئے اس نے قربانی اور ایثار کا نمونہ دکھایا۔ اب ایک جماعت کا امام بنایا تو ایسے لوگوں کو ماتحت بنا دیا جو اپنے ایثار اور اپنے اخلاص اور اپنی محبت کے اظہار سے ہمیشہ شرمندہ ہی کرتے رہتے ہیں۔ ان کی دینی قربانیاں میرے لئے قابل رشک۔ اور ان کا مذہبی جوش میرے لئے لائق اقتداء ہے۔ پھر میں کس مرض کی دوا دُنیا میں پیدا کیا گیا ہوں۔ اے کاش میں بھی کسی کام کا ہوتا۔ اے کاش میں بھی کسی کے احسان کا بدلہ احسان سے دے سکتا۔

تیسرے شخص جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے تحریک کی۔ وہ مکرمی خان محمد علی خان صاحب ہیں۔ آپ نے کچھ روپیہ نقد اور کچھ زمین اس کام کے لئے دی۔ پس وہ بھی اس رو کے پیدا کرنے میں جو اللہ تعالیٰ نے "الفضل" کے ذریعہ سے چلائی حصہ دار ہیں۔ اور سابقون الاولون میں سے ہونے کے سبب سے اس امر کے اہل ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس قسم کے کام لے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کی مصائب سے محفوظ و مامون رکھ کر اپنے فضل کے دروازے ان کیلئے کھولے۔

غرض جب اس طرح روپیہ کا انتظام ہو گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے میں نے اخبار کی اجازت مانگی اور نام پوچھا۔ آپ نے اخبار کی اجازت دی۔ اور نام "الفضل" رکھا۔ چنانچہ اس مبارک انسان کا رکھا ہوا نام "الفضل" فضل ہی ثابت ہوا۔ . . . . . .

جب الفضل نکلا ہے۔ اس وقت ایک شخص جس نے اس اخبار کی اشاعت میں شاید مجھ سے بھی بڑھ کر حصہ لیا۔ وہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ہیں۔ اصل میں سارے کام وہی کرتے تھے۔ اگر ان کی مدد نہ ہوتی۔ تو مجھ سے اس اخبار کا چلانا مشکل ہوتا۔ رات دن انہوں نے ایک کر دیا تھا۔ اس کی ترقی کا ان کو اس قدر خیال تھا کہ کئی دن انہوں نے مجھ سے اس امر میں بحث پر خرچ کئے۔ کہ اس کے ڈیکلریشن کے لئے مجھے منگل کو نہیں جانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دن نامبارک ہوتا ہے۔ مگر مجھے یہ ضد کہ برکت اور نحوست خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ مجھے منگل کو ہی جانا چاہیئے۔ تا یہ وہم ٹوٹے۔ میرا خیال ہے اس امر میں مجھے قاضی صاحب پر فتح ہوئی۔ کیونکہ میں منگل کو ہی گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈیکلریشن بھی مل گیا۔ جس کی نسبت قاضی صاحب کو یقین تھا۔ کہ اگر میں منگل کو گیا تو کبھی نہیں ملے گا۔ اور اخبار بھی مبارک ہوا۔ بعد میں گو ایک مینیجر رکھ لیا گیا۔ مگر شروع میں قاضی صاحب ہی مینیجری کا بھی بیشتر کام کرتے تھے۔ اور مضمون نویسی میں بھی میری مدد کرتے تھے۔

دو مددگار اور بھی تھے ایک صوفی غلام محمد صاحب اور ایک ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیرؓ۔ صوفی صاحب اس وقت اُردو اچھی نہیں لکھ سکتے تھے اور میرا خیال ہے کہ میری ظالمانہ جرح و تعدیل سے ان کی زبان میں بہت کچھ اصلاح ہوئی ہے۔ مگر زیادہ مدد قاضی صاحب کی ہی تھی۔ کیونکہ اس وقت میرے دوستوں میں سے جو شخص صحیح مشورہ اخبار کے متعلق دے سکتا تھا۔ وہ قاضی اکمل صاحب ہی تھے۔

آخر "الفضل" نکلا اور دشمن نے جب دیکھا کہ خدا نے صداقت کے اظہار کے لئے بھی ایک دروازہ کھولدیا ہے تو اس کی مخالفت اور بھی چمک اٹھی۔ حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے جب پہلا نمبر "الفضل" کا پڑھا تو فرمایا کہ "پیغام" بھی میں نے پڑھا ہے۔ "الفضل" بھی۔ مگر میاں شتان بینہما۔ یعنی کجا وہ کجا یہ۔ یہ تو ایک مبصر کی رائے تھی۔ مگر ہر شخص مبصر نہیں ہوتا۔ چاروں طرف سے اس کی مخالفت کی آوازیں اٹھنی شروع ہوئیں اور میں نے سمجھا کہ جماعت اس وقت "الفضل" کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مگر میں اس امر کے لئے تیار تھا کہ "الفضل" کی مخالفت ہو گی۔ اور یہی وجہ تھی کہ دو تین ہزار روپیہ پہلے جمع کر کے میں نے اخبار کے نکالنے کا ارادہ کیا تھا۔ ہر پرچہ جو نکلتا۔ مخالفت کی ایک لہر پیدا کر دیتا اور اس کے خلاف جس قدر ممکن ہو سکتا۔ جھوٹ اور فریب سے کام لیا جاتا۔ اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں حال یہ کہنا بے جا نہ ہو گا۔ کہ اس وقت یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا قائم کردہ ایمان کیسا مضبوط تھا۔

باوجود مخالفت کے جماعت کی توجہ آہستہ آہستہ "الفضل" کی طرف پھرنی شروع ہو گئی۔ اور تھوڑے سے ہی دنوں میں باوجود "پیغام" کی مخالفت اور "سند" کی پیغام کے حق میں غیر جانبدارانہ ہمدردی کے "الفضل" کی خریداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھنے لگی۔ یہ "الحکم" ان دنوں اول تو نکلتا ہی کم تھا۔ دوسرے اس وقت اس کو صاحبان پیغام نے اس قدر بدنام کر دیا ہوا تھا کہ اس کی تائید اس کی مخالفت سے زیادہ خطرناک تھی اور ہمارے شیخ صاحب باوجود ایک مخلص دل رکھنے کے گورنمنٹ کے ایجنٹ فری میسن خفیہ سازشوں کے بانی۔ دشمنان سلسلہ کے ہتھیار اور نہ معلوم کن کن ناموں سے مشہور تھے۔

الفضل کا دفتر اس وقت نواب محمد علی خان صاحب کے مکان میں تھا اور وہیں مرزا محمد اشرف صاحب جواب محاسب صدر انجمن احمدیہ ہیں رہا کرتے تھے ان کے پاس اس وقت ان کے وطن کا ایک نوجوان رہتا تھا۔ جس کی مونچھیں اور داڑھی ابھی نہ نکلی تھیں۔ یہ نوجوان ایک دو نوجوان سے مل کر عین دفتر "الفضل" کے سامنے بیٹھ کر "پیغام صلح" کی تائید اور "الفضل" کی غلطیوں پر بڑے زور سے بحثیں کیا کرتا تھا۔ ہمارے قاضی صاحب کو اس کی یہ حرکت بہت ناپسند تھی اور وہ مجھے بعض دفعہ کہتے کہ "الفضل" کے دفتر میں ایسی گفتگو سخت مضر ہے۔ مگر میرے دل میں اس نوعمر نوجوان کی یہ بات دو متضاد جذبات پیدا کیا کرتی تھی میں اس کے ناواقفی کے اعتراضوں کو ناپسند بھی کرتا اور اس کے اس فعل کو کہ عین دفتر الفضل کے دروازہ کے سامنے بیٹھ کر وہ اس بحث کو چھیڑتا تھا۔ استحسان کی نگہ سے بھی دیکھتا تھا۔ یہ نوجوان بعد میں قادیان سے چلا گیا۔ اور اس نے "پیغام صلح" میں ہمارے مخالف بعض مضامین بھی لکھے۔ اس وقت اسے یہ معلوم نہ تھا کہ غیب نے اس کے لئے کیا مقدر رکھا ہوا ہے۔ قدرت اس کو کسی اور راہ پہ چلانا چاہتی تھی اور وہ قدرت کے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جا سکتا تھا۔ آخر گرفتار ہوا۔ اور میری بیعت کی۔ اور کچھ دنوں کے بعد اسی دفتر میں جس کے دروازہ پہ بیٹھ کر وہ "الفضل" اور پیغام کا مقابلہ کیا کرتا تھا۔ اور "پیغام صلح" کی پالیسی کو ترجیح دیا کرتا تھا۔ وہ داخل ہو گیا۔ اور آج اس کی ایڈیٹری کے عہدہ پہ ممتاز ہے۔ آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ نوجوان میاں غلام نبی صاحب بلانوی ایڈیٹر "الفضل" تھے۔ خدا کی قدرتیں بھی عجیب ہیں۔ سفر کہاں سے شروع ہوا اور کہاں آکر ختم ہوا۔ والامور بخواتیمہا۔

۱۹۱۹ء کے دور جو میرے لئے بھی الفضل کے لئے اور ساری جماعت کے لئے بھی نیا دور تھا وہ تو غالباً بہتوں کو یاد ہوگا۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقت کو دنیا پہ واضح طور پہ ظاہر کیا۔ ہمیں نئے نئے کارکن عطا کئے۔ حافظ روشن علی صاحب۔ مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری۔ چوہدری فتح محمد صاحب۔ ماسٹر محمد الدین صاحب۔ صوفی غلام محمد صاحب۔ ماسٹر نیر صاحب اسی دور جدید کی یادگار ہیں اور کئی پودے جڑیں پکڑ رہے ہیں۔ اللھم زد فزد

"الفضل" نے بھی اس عرصہ میں کئی رنگ بدلے ہیں۔ اور اب وہ پھر اپنے پرانے سائز پہ چھپنا شروع ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ یہ ترقی مبارک کرے۔ ترقی اسلئے کہ گو سائز اس کا بڑا ہوتا۔ مگر اب وہ ہفتہ میں دو بار نکلے گا۔ اور پہلے وہ ہفتہ میں ایک بار نکلتا تھا۔

چیزیں بنتی ہیں۔ اور بگڑتی ہیں۔ آدمی پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں۔ کام شروع ہوتے ہیں۔ اور ختم ہو جاتے ہیں۔ کہیں ترقی ہے۔ کہیں تنزل ہے۔ کہیں خوشی ہے کہیں رنج ہے۔ مگر ایک ہستی ہے۔ جو ان سب تغیرات سے پاک ہے وہی وارث ہے سب کی جب دوست اور اولاد انسان کو بھلا دیتے ہیں۔ جب پسینہ کی جگہ خون بہانے والے لوگوں کے دلوں میں ایک ہلکے نقش کی طرح ایام سلف کی یاد باقی رہ جاتی ہے۔ اس وقت وہی ہستی اس کی یاد کو تازہ رکھتی ہے۔ پس اصل میں وہی وارث ہے۔

کہتے ہیں۔ نیک کام دنیا میں قائم رہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیک کام قائم رہتا ہے۔ مگر یہ غلط ہے۔ کہ دنیا میں قائم رہتا ہے۔ کئی نیک کام ہیں۔ جو دنیا سے غائب ہو گئے۔ اور بھلا دئے گئے ہیں۔ کئی نبی ہیں جن کے نام تک ہمیں معلوم نہیں۔ نیک نام اسی ہستی کے پاس قائم رہتا ہے۔ جو اصلی وارث ہے ھو الاول والآخر انسان کو اسی نے پیدا کیا ہے اور آخر اسی کے پاس وہ جاتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے اس کے کام اور اس کی ذات قائم رہتی ہے ابتداءً بھی اسی نے پیدا کیا تھا۔ انجام بھی صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔ پس وہی اول ہے۔ وہی آخر ہے۔ وہی مورث بھی وہی وارث ہے۔ وہی فوق ہے۔ وہی

تحت ہے وھو اللطیف الخبیر وعلی کل شیءٍ قدیر۔ وللمحتاجین نصیر ومع شوکتہ وجبروتہ وسلطانہ لعبادہ الضعفاء وزیر۔ علیہ توکلت والیہ انیب ولدعوتہ اجیب وارجوا منہ الکرم والعنایۃ والغفران والسماحۃ وھذا ھو مطابق لشانہ ومقتضی لطفہ واحسانہ لانہ ھو رب العلمین وارحم الراحمین

خاکسار:۔

مرزا محمود احمد

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

مخلصین جماعت کی توجہ کے لئے

ہمارا عقیدہ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ جب وہ اپنے نیک بندوں میں سے کسی کو اس منصب جلیلہ پر مقرر فرماتا ہے تو اسکی روح القدس سے مدد بھی فرماتا ہے اور اسکے دل میں تبلیغ واشاعت دین اور اسکے غلبہ کے لئے مختلف سکیمیں الہام کرتا رہتا ہے انہی الٰہی تحریکوں میں سے ایک زبردست اور نہایت شاندار تحریک "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی ہے۔ الحمد للہ۔ کہ مخلصین جماعت نے اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس میں فراخدلی سے حصہ لیا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ وعدوں کی رقوم جلد از جلد مرکز میں پہنچ جائیں۔ پس جن احباب نے صف اول اور سوم کی صورت میں اپنے وعدہ کا ½ اور صف دوم کی صورت میں ½ کسی مجبوری کی وجہ سے ابھی تک ادا نہ کیا ہو وہ اب بلا تاخیر رقم بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ہفتہ قرآن مجید

پندرہ ہجرت (مئی) تا اکیس ہجرت (مئی) ۱۹۷۱ء

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پندرہ ہجرت تا اکیس ہجرت (پندرہ مئی تا اکیس مئی) ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر مستورات علیحدہ جلسے کروا سکیں۔ وہاں پر لجنات اماء اللہ اہتمام فرمائیں ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگزاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

تقاریر کیلئے عنوانات

۱۔ قرآن مجید کے فضائل
۲۔ قرآن مجید کی روحانی تاثیرات
۳۔ عبادات کے متعلق قرآن مجید کی تعلیم
۴۔ میاں بیوی کے حقوق قرآن مجید کی روشنی میں
۵۔ اطاعت نظام کے متعلق قرآنی ہدایات
۶۔ قرآن مجید کی رو سے حقیقی مومن کی صفات

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کی اٹھارھویں مرکزی تربیتی کلاس

۲۸ مئی تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء

مکرمی قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۸ ہجرت تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ ہش (۲۸ مئی ۱۹۷۱ء تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی نہایت ضروری ہے۔ یہ پندرہ دن مرکز کے پاکیزہ ماحول میں گذارنے، قرآن کریم کے علوم کو سیکھنے، حدیث، فقہ، عقائد، عربی بول چال اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ علماء سلسلہ سے براہ راست دینی علوم کے حاصل کرنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور کلمات طیبات سے مستفیض ہونے کا یہ ایک نادر موقع ہے۔ ایسے خدام جو ابھی تک اس کلاس سے مستفید نہیں ہو سکے ان کو بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ نیز ایسے خدام جو امسال میٹرک کا امتحان دے چکے ہوں انہیں مجلس کا نمائندہ بنا کر بھجوانے کی کوشش کریں۔ کلاس کے اختتام پر خدام کا امتحان ہوگا رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ مرکز ہوگا۔

ضروری ہدایات برائے نمائندگان

۱۔ شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۷ مئی ۷۱ء کی شام تک "ایوان محمود" میں پہنچ جائیں۔

۲۔ نمائندہ ذمہ دار ہونا چاہیئے۔ جسے مرکز کے وقار اور احترام کا پورا خیال ہو اور مجلس کی نیک نامی کا موجب ہو۔

۳۔ قرآن کریم (مع ترجمہ) ہو تو تفسیر صغیر، کاپیاں، پین، پنسل، موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں

۴۔ قائد مجلس کا اپنے نمائندہ کے ذریعہ تعارفی خط ارسال کرنا ضروری ہوگا۔ جس میں خادم کے مکمل کوائف درج ہوں۔

۵۔ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ مرکزی تربیتی کلاس میں نمائندگی کے متعلق کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہیئے۔ والسلام

(بشیر احمد شمس ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس)

وقف شدہ اراضی کی پیداوار فوری طور پر وقف جدید کو بھجوائی جائے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فصل ربیع تیار ہے اور نئی گندم منڈیوں میں آرہی ہے۔ اس موقع پر تمام ایسے اصحاب جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی اراضی کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔ اُن کا فرض ہے کہ اس وقف شدہ اراضی کی پیداوار فوری طور پر وقف جدید کو ارسال فرما دیں۔ پنجاب اور سندھ میں تقریباً ایک صد ایسے احباب ہیں جن کے ذمے ابھی گذشتہ سال کا بقایا بھی قابل ادا ہے۔ ازراہ کرم فوری طور پر توجہ فرما دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

ناظمین کرام انصار اللہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

ان ایام میں گندم کی فصل برداشت کی جا رہی ہے لہذا امید کی جاتی ہے کہ آپ حضرات زمیندارہ مجالس سے چندہ کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

قائد مال

آیت کریمہ لیظہرہ علی الدین کلہ کا تقاضا

مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے مہدی کے متعلق ہے۔ سو اب جبکہ آخری زمانہ میں صرف جماعت احمدیہ ہی موعود مہدی کے دامن سے وابستہ ہے تو پھر غلبہ اسلام کی خوشخبری بھی اسی جماعت سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہاماً فرمایا کہ:

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

چنانچہ اس اہم اور پاکیزہ عزم کو پورا کرنے کے لئے پیارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دور دراز ملکوں کا کٹھن سفر اختیار فرمایا اور واپسی پر اپنی جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اسلام اب تمام مذاہب باطلہ پر غالب آکر رہے گا۔ اور ہم ساری دنیا کے قلوب کو مسخر کریں گے۔ اس امر کے حصول کے لئے ہر احمدی کو ہمہ تن کوشش میں مصروف ہو جانا چاہیئے"۔

اسلام کو کل ادیان پر غلبہ بخشنے کی خوشخبری کا تقاضا ہے امام وقت کی جملہ تحریکات میں حصہ لیا جائے۔ مثلاً تعمیر مساجد تعلیمی ادارے۔ طبی مراکز، تراجم قرآن مجید وغیرہ۔ ان فرائض سے آپ تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں حصہ لے کر عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ"

یعنی ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔ اس حدیث نبوی میں ہر مسلمان کو خاص طور پر دینی علوم حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حصول علم کا بہترین وقت بچپن کا زمانہ ہوتا ہے۔ جبکہ حافظہ اور ذہن بہت اچھا کام کرتے ہیں اسلئے بچپن میں علوم دینیہ کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ تمام والدین سے گذارش ہے کہ اس ارشاد نبوی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات میں اپنے بچوں کو توجہ اور کوشش سے شامل فرمائیں۔ یہ امتحانات ۲۵ احسان (جون) بروز جمعہ منعقد ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ امتحان کی تیاری کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں" طبع شدہ موجود ہے اور مرکز سے قیمتاً مل سکتی ہے

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ گذشتہ سال سے قائم ہے جس میں شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائیٹنگ سکھانے کا انتظام ہے آجکل کی دنیا میں یہ دونوں ہنر بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ملازمین اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے لئے نائٹ کلاسز کا انتظام بھی موجود ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ لے کر اپنا اور قوم کا مستقبل سنواریئے۔ معلومات صبح ۹ تا شام ۵ بجے تک انسٹی ٹیوٹ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ خاص طور پر وہ طلباء جو چند دنوں تک میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوئے ہیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

(۱) فیس شارٹ ہینڈ ۵/- ماہانہ (۲) فیس ٹائپ رائٹنگ ۵/- ماہانہ

(۳) داخلہ فیس ۱/-

مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

فہرست صدقہ
برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۲

۳۶	مکرم محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر بشیر آباد سندھ	۱۵—۰۰ روپے
۳۷	مکرمہ بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی	۴۰—۰۰ "
۳۸	مکرم فضل محمد صاحب رانا ملیر کینٹ "	۲۰۰—۰۰ "
۳۹	مکرمہ فرخندہ اختر صاحبہ ہیرا آباد حیدرآباد	۴۶—۰۰ "
۴۰	" سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحب لطیف "	۲۴—۰۰ "
۴۱	مکرم کیپٹن عطاء اللہ صاحب کھوکھر میکلیگن روڈ لاہور	۲۰—۰۰ "
۴۲	" شیخ محمد اسلم صاحب محمد سلیم صاحب دنیا پور ملتان	۱۰—۰۰ "
۴۳	محترمہ زینب خاتون صاحبہ دار الرحمت وسطی ربوہ	۱۱۰—۰۰ "
۴۴	مکرم محمد عیلے صاحب اسکندر آباد میانوالی	۳۰—۰۰ "
۴۵	محترمہ والدہ صاحبہ رفیع صاحب نعیم ربوہ	۱۰—۰۰ "
۴۶	" اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی بقاپوری صاحب مرحوم	۱۰—۰۰ "
۴۷	مکرم محمد ہاشم خان صاحب دار النصر شرقی ربوہ	۱۵—۰۰ "
۴۸	" ناصر احمد، طاہر احمد صاحبان ابن ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پراچہ ربوہ	۱۰—۰۰ "
۴۹	محترمہ بیگم صاحبہ کرنل عطاء اللہ صاحب لاہور	۲۵—۰۰ "
۵۰	محترمہ اہلیہ صاحبہ حبیب الرحمن صاحب درد ربوہ	۳۰—۰۰ "
۵۱	" آمنہ بی بی شاہ صاحب آف کینیڈا	۱۰—۰۰ "
۵۲	" منظور فاطمہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰—۰۰ "
۵۳	" حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰ "
۵۴	مکرم شیخ فضل احمد صاحب انارکلی لاہور	۱۲۰—۰۰ "
۵۵	محترمہ مس حمیدہ بیگم صاحبہ یو کے	۸۵—۳۲ "
۵۶	مکرم سردار غلام حیدر خان صاحب قیصرانی لیہ	۱۱—۰۰ "
۵۷	محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الغفور صاحب مرحوم گجرات	۱۰—۰۰ "
۵۸	مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد	۲۵—۰۰ "
۵۹	" چوہدری حبیب اللہ صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	۲۹—۵۰ "
۶۰	" محمد یسین صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خان	۱۰—۰۰ "
۶۱	مکرمہ بیگم صاحبہ کرنل محمود احمد صاحب	۱۰—۰۰ "
۶۲	مکرم چوہدری بی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰—۰۰ "
۶۳	" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار	۱۰—۰۰ "
۶۴	" ناصر احمد صاحب مچوکہ ملتان	۵۰—۰۰ "
۶۵	" چوہدری وسیم احمد صاحب کاہلوں چک چہور ۱۱۷	۲۰—۰۰ "
۶۶	" ڈاکٹر سکینہ صاحبہ ناظم آباد کراچی	۵۰—۰۰ "
۶۷	مکرمہ نزہت آرا قریشی صاحبہ گنگا رام ہسپتال لاہور	۴۰—۰۰ "
۶۸	" بیگم امینہ عنایت صاحب کراچی	۱۰—۰۰ "
۶۹	مکرم سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۳۰—۰۰ "
۷۰	" چوہدری عبد الرزاق صاحب ملتان	۵۰—۰۰ "
۷۱	محترمہ نصرت محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد المجید خان باجوہ ضلع کلکے زیریاں تحصیل پسرور سیالکوٹ	۴۰۰—۰۰ "
۷۲	" المشقہ بیگم صاحبہ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۳۷—۰۰ "
۷۳	مکرم ایم رشید ظفر صاحب U.K.	۸۴—۶۰ "
۷۴	" چوہدری دوست محمد صاحب جڑانوالہ	۲۰—۰۰ "
۷۵	محترمہ بشریٰ سعد صاحبہ بنت چوہدری سعد الدین صاحب کھاریاں	۵۰—۰۰ "
۷۶	" بیگم محمد عیلے صاحب سیالکوٹ شہر	۵۰—۰۰ "
۷۷	مکرم قاضی عبد الحمید صاحب و قاضی عبد السمیع صاحب لاہور	۲۰—۰۰ "
۷۸	محترمہ عزیزہ فرحت فضل صاحبہ و کشور منیر صاحبہ مس فریدہ نثار اللہ صاحبہ آسٹریلیا	۴۰—۰۰ "
۷۹	مکرم شیخ عبد المنان صاحب آف ہانگ کانگ از عزیز عبد المنان صاحب	۳۰۰—۰۰ "
۸۰	" اقبال احمد صاحب چھنبڑ ضلع حیدر آباد	۱۰—۰۰ "
۸۱	محترم عالم [illegible] ناصر احمد شمس صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۰—۰۰ "

(باقی)

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

33

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۳۰ شہادت (اپریل) بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب ایوان محمود میں زیر صدارت مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم میاں عبد الحئی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے اطفال کو بعض قیمتی نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا دیکھنے میں تو آپ دوسرے شہروں اور ملکوں کے بچوں کی طرح ہیں لیکن آپ میں اور ان میں ایک نمایاں فرق ہے آپ ایسی جماعت سے تعلق رکھنے والے بچے ہیں جنہوں نے اسلام کو اکناف عالم میں پہنچانے کا وعدہ کیا ہے۔ پس آپ اپنے آپ کو دوسرے بچوں کی طرح نہ سمجھیں اور ایک عظیم بار اٹھانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں یاد رکھیں کہ جن بچوں نے دنیا میں انقلاب پیدا کرنا ہوتا ہے ان میں نمایاں طور پر سچائی محنت اور دیانتداری کا پایا جانا ضروری ہے اس آپ سچائی اور دیانت اپنا شعار بنا لیں۔ اور ہر کام ہمیشہ دل لگا کر اور محنت سے کیا کریں۔

آپ کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب شمس معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا یہ ایک حقیقت ہے کہ بچپن میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے وہی آئندہ زندگی میں کام آتا ہے۔ جو چیز بچے کے شروع میں ذہن نشین کرائی جائے وہ بچے کے دماغ میں محفوظ ہو جاتی ہے اس لئے بچے کی پیدائش کے وقت اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے

آپ نے فرمایا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے خطبات میں بچوں کو نماز باجماعت کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اس لئے تمام اطفال کو چاہیئے کہ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ آوارگی سب بیماریوں کی جڑھ ہے۔ اس بیماری سے بچنا چاہیئے اور ہر وقت اپنے آپ کو مفید کاموں میں مشغول رکھنا چاہیئے۔ گالی گلوچ۔ لڑائی جھگڑا چوری کی عادت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ آپ نے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سیکھنے اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور حضرت مصلح الموعودؓ کے منظوم کلام کو حفظ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

اس کے بعد عہد دہرایا گیا مکرم میاں عبد الحئی صاحب نے دعا کروائی اور اجلاس برخاست ہوا

(ناظم اطفال ربوہ)

قائدین اضلاع فوری توجہ فرمائیں

ہمارے سال رواں کے چھ ماہ گزر رہے ہیں اس وقت تک ہر مجلس کے بجٹ کا ½ حصہ ضرور بر ضرور مرکز میں موصول ہونا چاہیئے تھا۔ مگر ابھی تک اکثر مجالس نے اپنا بجٹ پورا نہیں کیا۔ قائدین اضلاع سے درخواست ہے وہ اپنے اپنے ضلع میں مجالس کی وصولی کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

محترمہ سیدہ امینہ اصغر صاحبہ جو پہلے دار الصدر غربی ب ربوہ میں رہتی تھیں کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ اگر وہ یہ سطور پڑھیں یا کسی اور بہن کو علم ہو تو ان کے پتہ سے اطلاع دیں۔ ضروری کام ہے۔

(بشریٰ نور الحق مکان نمبر ۳۰/۱ نیپیئر لائن کوئٹہ کینٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت ہے

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں دو نوجوانوں کی ضرورت ہے جو طباعت کا کام سیکھنے کے خواہشمند ہوں۔ ابتدائی الاؤنس -/۵۰ روپے ماہوار

(مینجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

درخواست دعا میری ہمشیرہ اہلیہ محمد رشید صاحب کا لائل پور ہسپتال میں ۲۲/۴ کو پتہ کا اپریشن ہوا تھا بظاہر اپریشن کامیاب تھا مگر اب درد بہت ہے احباب کرام سے اس کی صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے

(صوفی نذیر احمد ناہلی ضلع تھرپارکر)

بنی نوع انسان کے ساتھ حسنِ سلوک روحانیت کی طرف پہلا قدم ہے

جو شخص یہ پہلا قدم اٹھائے گا وہی عبادات کو تفصیلی طور پر بجالانے کا دوسرا قدم اٹھا سکے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ بقرہ کی آیت لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا وذی القربیٰ والیتمیٰ والمسٰکین وقولوا للناس حسنا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ان تمام احکام میں ایک اعلیٰ درجہ کی ترتیب پائی جاتی ہے۔ ایک خدا کی پرستش کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک وہ جو بطور حق نیک سلوک کے مستحق ہیں۔ اور دوسرے وہ جو بطور رحم کے مستحق ہیں۔ پہلوں کا مقدم ذکر کیا کیونکہ وہ ایک قرضہ کی ادائیگی کی سی صورت تھی۔ اور جو بطور رحم احسان کے مستحق تھے ان کو بعد میں رکھا اور پھر جو شخص جس قدر رحم کا محتاج تھا اسی درجہ پر اس کا ذکر کیا۔ اس کے بعد عبادات کو لیا۔ اور ان میں سے بدنی اور مالی عبادات کی سردار عبادت نماز اور زکوٰۃ کو چن لیا اور اس کا ذکر بنی نوع انسان سے حسن سلوک کے بعد اس لئے کیا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک روحانیت کی طرف پہلا قدم ہے اور انسان کو کئی مواقع پر فطرتاً بغیر کسی شریعت کے اس کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور عبادات کا تفصیلی طور پر بجالانا ایک دوسرا قدم ہے پس جو شخص پہلا قدم اٹھائیگا وہی دوسرا قدم اٹھا سکے گا۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم کبھی تو درجات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حقوق کا پہلے ذکر کر دیتا ہے اور بندوں کے حقوق کا بعد میں ذکر کرتا ہے اور کبھی بندوں کے حقوق کا پہلے ذکر کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کو بعد میں رکھتا ہے درجہ کے لحاظ سے چونکہ اللہ اعلیٰ ہے اور انسان ادنیٰ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حقوق کا ذکر پہلے رکھا جاتا ہے اور بندوں کے حقوق کا بعد میں مگر جہاں بندوں کے حقوق کا ذکر پہلے ہوتا ہے وہاں ان کی کمزوری مدنظر رکھ کر پہلے ذکر کیا جاتا ہے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کمزور نہیں بلکہ طاقتور ہے اس لئے اس کے حقوق کا بعد میں ذکر کیا جاتا ہے جیسے اسی آیت میں یتامیٰ کی کمزوری کے لحاظ سے ان کا ذکر پہلے کیا گیا ہے اور مساکین کا بعد میں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ میں اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنا حق بیان فرمایا ہے اور بعد میں بندوں کا حق بیان کیا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ میں استقلال کے ساتھ بغیر کسی ناغہ کے نماز ادا کرنا شامل ہے اور نوافل اس کے تابع ہیں۔ اور اٰتوا الزکوٰۃ میں صدقہ خیرات بھی شامل ہیں جو زکوٰۃ کے تابع ہے گویا نفلی اور فرضی دونوں قسم کی عبادات کی ادائیگی کا اس آیت میں ذکر فرما دیا

بہرحال قرآن کریم نے بائیبل کے پراگندہ احکام کو ایسی عجیب ترتیب دی ہے کہ جس سے ان احکام کی عظمت اور بھی نمایاں ہوگئی ہے اوّل خدا تعالیٰ کی عبادت کو لیا کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے۔ پھر بندوں سے حسن سلوک کا ذکر کیا اور ان میں سے بھی پہلے والدین کا ذکر کیا جو بطور حق کے حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں۔ پھر قریبیوں اور رشتہ داروں کو رکھا جن کا مقام والدین کے بعد دنیا میں تسلیم کیا جاتا ہے اس کے بعد عام لوگوں کو لیا اور ان میں سے پہلے ان کا ذکر کیا جو اپنی خبرگیری آپ کرنے کے قابل نہیں ہوتے یعنی یتامیٰ۔ پھر مساکین کو لیا جو گو خود طاقت رکھنے کے اس قدر مدد کے محتاج نہیں ہوتے جس قدر کہ یتامیٰ۔ اس کے بعد قولوا للناس حسنًا فرما کر سب لوگوں سے نیک سلوک کرنے کا حکم دیا جس میں دو امور شامل تھے اوّل تمام بنی نوع انسان سے مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر حسن سلوک دوم بنی نوع انسان کی ترقی کی فکر اور دوسرے لوگوں کو اس کی تلقین۔ پھر یہود کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم خدا اور اس کی مخلوق دونوں کے حقوق توڑتے ہو اور ان احکام کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ تم ان کو تسلیم کرتے ہو تو یہ کس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ تم ان حالات میں مومن ہو۔ اور وہ قوم جو دنیا کی اصلاح کر رہی ہے کافر ہے حقیقت یہی ہے کہ تمہارا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور تم صداقت سے بہت دور جا چکے ہو۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مرزا محمد حسین صاحب چٹھی مسیح کی نماز جنازہ اور تدفین

جیسا کہ الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں یہ افسوسناک خبر شائع ہو چکی ہے محترم مرزا محمد حسین صاحب المعروف چٹھی مسیح جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ مورخہ ۵ ہجرت کو پونے پانچ بجے بعد دوپہر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مورخہ ۶ ہجرت کی صبح کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود علالت طبع کے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ خود پڑھائی جس میں غیر معمولی طور پر مقامی احباب کثیر تعداد میں شامل ہوئے نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ خاص میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔

محترم مرزا صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور مشہور پنجابی شاعر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح کے فرزند تھے اور اسی نسبت سے آپ چٹھی مسیح کہلاتے تھے۔ بہت نیک عبادت گزار اور متواضع طبیعت کے مالک تھے۔ پیغام حق پہنچانے اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا خاص شوق اور جذبہ رکھتے تھے۔ آپ ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب آف نوشہرہ۔ مرزا عبدالرؤف صاحب آف کیمبل پور اور مرزا عبدالسمیع صاحب [illegible] ربوہ کے چچا تھے۔ بیوہ کے علاوہ تین بیٹے مرزا طاہر احمد صاحب مرزا نصیر احمد صاحب اور مرزا ظفر احمد صاحب آپ کی یادگار ہیں۔ مرزا نصیر احمد صاحب نے حال ہی میں جامعہ احمدیہ سے شاہد کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم مرزا صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

گمشدہ طلائی بُندہ

ایک عدد طلائی بُندہ گولبازار میں کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے براہ کرم مکرم حکیم مولوی خورشید احمد صاحب گولبازار ربوہ کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ (نذیر احمد ربوہ)

مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج کا پہلا سالانہ مباحثہ اور عشائیہ

مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج کا پہلا سالانہ مباحثہ ۱۵ رمئی ۱۹۷۱ء کو بروز ہفتہ ساڑھے آٹھ بجے شب منعقد ہوگا اس مباحثہ کا موضوع ہے "انسان ناکام ہو چکا ہے" طلبائے قدیم موضوع کے حق میں تقاریر کریں گے۔ اور دیگر حضرات جن میں ملک کے نامور قانون دان اساتذہ اور مبلغ شامل ہیں موضوع کی مخالفت میں دلائل پیش کریں گے۔ مباحثہ کے بعد طلبائے قدیم کے لئے عشائیہ کا بھی اہتمام ہے۔ اس عشائیہ میں شامل ہونے کے لئے مبلغ پانچ روپے ادا کرنا ضروری ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کے طلبائے قدیم سے درخواست ہے کہ وہ مجلس کی پہلی تقریب کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ شرکت کرنے والے حضرات سے التماس ہے کہ وہ ۱۴ رمئی تک خاکسار کو اپنی آمد کی اطلاع دے دیں تاکہ اس کے مطابق انتظامات کئے جا سکیں۔

(خاکسار پروفیسر ناصر احمد پروازی معتمد اعزازی مجلس طلبائے قدیم تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

درخواستِ دعا

میری اہلیہ صاحبہ چند دنوں سے علیل چلی آرہی ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ کی صورت نہیں ہو رہی۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی کاملہ شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن۔ کارکن الفضل۔ ربوہ)

9949